مدینۃ المسیح

قادیان ۷ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد ضعف اور بخار کے باعث بہت ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کو کل سے بخار ہے۔ آج دن میں درجۂ حرارت ۱۰۲ تک رہا۔ شام کو ۱۰۱.۵ تک ہوگیا۔ احباب دعائے صحت کریں۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہمراہ سندھ تشریف لے گئے تھے۔ واپس آگئے ہیں۔

مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے جماعت ہائے احمدیہ کے بہت سے نمائندگان اور مہمان آج مختلف ٹرینوں سے تشریف لائے۔

جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کے سپرد احمدیہ کتب خانہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سلسلہ کی کتب خرید کر ان سے تعاون فرمائیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کل زنانہ کانفرنس سیالکوٹ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ قادیان کی پچاس ساٹھ کے قریب عورتیں شامل ہوئیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرشدِ روحانی اور والدین اللہ تعالےٰ کی صفتِ ربوبیت کے مظہر ہوتے ہیں

سورۂ ناس پڑھ کر فرمایا:۔

"اس میں اللہ تعالےٰ نے حقیقی مستحقِ حمد کے ساتھ عارضی مستحقِ حمد کا بھی اشارۃً ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ اس لئے ہے۔ کہ اخلاق فاضلہ کی تکمیل ہو۔ چنانچہ اس سورہ میں تین قسم کے حق بیان فرمائے ہیں۔

فرمایا۔ تم پناہ مانگو اللہ کے پاس جو جامع جمیع صفات کاملہ ہے۔ اور جو رب ہے۔ اور جو ملک ہے لوگوں کا اور پھر جو معبود و مطلوب حقیقی ہے لوگوں کا۔ یہ سورۃ اس قسم کی ہے۔ کہ اس میں اصل توحید کو تو قائم رکھا ہے۔ مگر ساتھ یہ بھی اشارہ کیا ہے۔ کہ دوسرے لوگوں کے حقوق بھی ضائع نہ کریں۔ جو ان اسماء کے مظہر ظلی طور پر ہیں۔ رب کے لفظ میں اشارہ ہے۔ کہ گو حقیقی طور پر خدا ہی پرورش کرنے والا اور تکمیل تک پہنچانے والا ہے۔ لیکن عارضی اور ظلی طور پر اور بھی وجود ہیں۔ جو ربوبیت کے مظہر ہیں ایک جسمانی طور پر۔ دوسرا روحانی طور پر۔ جسمانی طور پر والدین ہیں۔ اور روحانی طور پر مرشد اور ہادی ہے۔ دوسرے مقام پر تفصیل کے ساتھ بھی ذکر فرمایا ہے۔ وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا۔ یعنی خدا نے یہ چاہا ہے۔ کہ کسی دوسرے کی بندگی نہ کرو۔ اور والدین سے احسان کرو۔ حقیقت میں کیسی ربوبیت ہے۔ کہ انسان بچہ ہوتا ہے۔ اور کسی قسم کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس حالت میں ماں کیا کیا خدمات کرتی ہے۔ اور والد اس حالت میں ماں کی مہمات کا متکفل ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے ناتوان مخلوق کی خبر گیری کے لئے دو محل پیدا کر دیئے ہیں۔ اور اپنی محبت کے انوار سے ایک پرتو محبت کا ان میں ڈالدیا۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ماں باپ کی محبت عارضی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی محبت حقیقی ہے۔ اور جب تک قلوب میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کا القاء نہ ہو۔ کوئی فرد بشر خواہ دوست ہو۔ یا کوئی برابر کے درجہ کا ہو۔ یا کوئی حاکم ہو۔ کسی سے محبت نہیں کر سکتا۔ اور یہ خدا کی کمال ربوبیت کا راز ہے۔ کہ ماں باپ بچوں سے ایسی محبت کرتے ہیں۔ کہ ان کے تکفل میں ہر قسم کے دکھ شرح صدر سے اٹھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی زندگی کے لئے مرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ پس خدا تعالےٰ نے تکمیل اخلاق فاضلہ کے لئے رب الناس کے لفظ میں والدین اور مرشد کی طرف ایما فرمایا ہے تاکہ اس مجازی اور مشہود سلسلہ شکر گزاری سے حقیقی رب اور ہادی کی شکر گزاری پیدا ہو۔ اسی راز کے حل کی یہ کلید ہے کہ اس سورہ شریفہ کو رب الناس

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک مخلص کا مکتوب

ایک مخلص موصی دوست جنہوں نے سال اول میں -/۱۱ سال دوم میں -/۱۷ سال سوم میں -/۴۰ اور سال چہارم میں -/۱۰۰ روپیہ تحریک جدید میں دیئے۔ آج کل ان کی ماہوار آمدنی -/۷۵/۹ ہے۔ اس میں سے معمولی چندے ادا کرنے کے بعد ان کو ۱۵ روپے اپنے اخراجات کے لئے بچتے ہیں۔ وہ تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانی کے خطبات پڑھ کر تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے اعلیٰ فوائد کے پیش نظر ایک سو بیس روپیہ کا وعدہ کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

تحریک جدید کے اصول کے مطابق خاکسار کو -/۲۶ روپیہ گزارہ ملنا چاہیئے حضور کو معلوم ہے کہ خاکسار کے والد بزرگوار آج کل بیکار ہیں اور ان کا سرمایہ قریباً ختم ہو چکا ہے وہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں۔ اس لئے حضور شاید یہ پسند نہ فرمائیں کہ ان کو بغیر مالی امداد کے چھوڑ دیا جائے۔ اس لئے باللہ التوفیق میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ آئندہ جب تک اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ اپنی اہلیہ اور بچوں کے لئے -/۱۵ روپیہ ماہوار اور والدین کے لئے -/۱۵ ماہوار اور -/۶ روپیہ امانت تحریک جائداد میں ادا کر کے باقی -/۱۵ روپیہ ماہوار تحریک جدید میں ادا کرتا رہوں۔ حضور منظوری فرما کر دعا فرمائیں

جب یہ درخواست حضور کے پیش ہوئی تو حضور نے ان کا -/۱۲۰ روپیہ تحریک جدید سال پنجم کا وعدہ منظور فرماتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء رقم فرمایا۔ اور دوسرے امور کے متعلق یہ رقم فرمایا۔ "ابھی اس ارادے پر عمل نہ کریں صبر کریں جزاکم اللہ احسن الجزا"

یہ مکتوب اس لئے شائع کیا جا رہا ہے کہ بے شک تحریک جدید کا چندہ طوعی ہے۔ اس میں نہ کسی پر جبر اور نہ اصرار۔ کیونکہ بابرکت مال وہی ہے جو اپنی خوشی سے راہ خدا میں دیا جائے بلکہ ایک ایسا شخص۔ جو ہزاروں روپیہ کی آمدنی رکھتا ہے وہ اگر تحریک جدید میں پانچ روپیہ دیتا ہے تو کسی شخص کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ آپ نے اپنی طاقت کے مطابق کیوں حصہ نہیں لیا بے شک ایسا شخص جو اپنی طاقت سے کم قربانی کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے ثواب میں کمی کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ثواب قربانی کی طاقت پر دیتا ہے نہ کہ قربانی کی مقدار پر۔ پس ایسا شخص بے شک اپنے ثواب میں کمی کرتا ہے۔ مگر اسے کسی کو کچھ کہنے کا حق نہیں بہت دوست ہیں۔ جنہوں نے اپنی طاقت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔ اور اس طرح انہوں نے اپنے ثواب میں کمی کی ہے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جو لوگ تحریک جدید میں شامل ہو چکے ہیں۔ وہ اپنے چندوں میں اپنی طاقت کے مطابق اضافہ کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی روک نہیں۔ اس طرح وہ جہاں "سابقون" میں آ جائیں گے۔ وہاں وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی پوری طاقت پر قربانی کر کے ثواب حاصل کرنے والے بھی ہو جائیں گے

بہت دوست ایسے بھی ہیں جنہوں نے باوجود قلیل آمد ہونے کے اپنی ماہوار آمد سے دوگنا۔ سہ گنا۔ چہار گنا چندہ اپنے امام کے حضور پیش کر دیا ہے۔ پس ایسے ہی مخلص دوست ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی تعریف فرمائی ہے۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ جو شامل ہو چکے ہیں وہ اپنے چندوں میں اضافہ کر لینے کا ہر وقت حق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اضافہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

وصیتیں

نمبر ۸۴۲۸ منکہ عمر بی بی زوجہ میاں کریم بخش صاحب قوم بٹ کشمیری پیشہ ٹھیکیداری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن گوجرہ حال مہاجر قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۷-۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

(۳) میری موجودہ جائداد صرف ماصہ روپیہ نقد ہے۔ اس کے تیسرے حصہ کی رقم بطور قسط ماہوار مقرر کر کے اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کرونگی۔ فقط المرقوم ۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء

نوٹ:۔ مہر وصول کر کے پہلے اپنی ضروریات میں صرف کر چکی ہوں۔ زیور جس قدر تھا وہ جب کوئی تحریک ہوتی کوئی زیور دیدیتی اسی طرح سب زیور سلسلہ کی خدمات میں دے چکی ہوں اب کوئی زیور نہیں۔ مذکورہ ماصہ بھی کسی کو بطور قرضہ حسنہ دیئے ہوئے ہیں اس نے قسط وار ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے

العامتہ:۔ عمر بی بی نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ کریم بخش خاوند موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ محمد بوٹا دکاندار قادیان

گواہ شد:۔ حکیم محمد فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال کاتب الحروف بقلم خود

نمبر ۵۳۱۱ منکہ اللہ رکھی زوجہ مولوی بدر دین صاحب قوم ارائیں عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ہرسیاں ڈاکخانہ دیانگڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱-۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری حسب ذیل جائداد ہے مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس -/۲۸ روپے نقد ہیں۔ کل مبلغ -/۵۲۸ روپے ہوئے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے پر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اسکے علاوہ میں صدق دل سے وعدہ کرتی ہوں کہ اگر مجھے اسکے علاوہ کوئی آمد بصورت تجارت یا دیگر کاروبار ہوئی۔ تو میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرونگی۔

العامتہ:۔ اللہ رکھی زوجہ مولوی بدر دین صاحب حال ارت سر کٹڑہ کرم سنگھ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ بدر دین خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ عبد الرحمن سکرٹری وصایا ساکن ہرسیاں حال انگلش ماسٹر چک ۳۳۲ - ج ب - لائلپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسکہ شہابلی ولد متعلی مندی ولد بیگھانہ - محمد راج ولد سوہنا ذات ہرل سکنہ ممنظہ محمود تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے - اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۵ ۴/۳۶ مقرر کیا ہے - لہٰذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں - مورخہ ۲۹/۳/۳۶

(دستخط) خانصاحب میاں نورالدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

محلہ دارالانوار میں بعض قطعات اراضی قابل فروخت ہیں - یہ تمام قطعات ساٹھ فٹ سڑک پر واقعہ ہیں - خواہشمند دوست مجھ سے خط وکتابت کریں (حضرت) **مرزا شریف احمد قادیان**

خضاب دلپذیر نہایت عمدہ اور سستا پانچ منٹ میں سفید بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے - قیمت فی شیشی دو آنے - ایک درجن شیشی یکمشت خریدنے والے سے ایک روپیہ دو آنے - پتہ ذیل سے طلب کریں -

مینجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے - کہ کھنیا سنگھ ولد لوہڑا ذات سین سکنہ چک ۶۱ تحصیل وضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے - اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چک بھولا درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۹ ۴/۳۶ مقرر کیا ہے - لہٰذا اجائے مذکور پر سائل کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں - مورخہ ۱۲/۳/۳۶

(دستخط) جناب چوہدری مہر چند صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپورہ -

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے - کہ فتح محمد ولد رکن دین ذات ترکھان سکنہ خانقاہ ڈوگراں - تحصیل وضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے - اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شیخوپورہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۲ ۵/۳۶ مقرر کیا ہے - لہٰذا اجائے مذکور پر سائل کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں - مورخہ ۲/۳/۳۶

(دستخط) جناب چوہدری مہر چند صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپورہ -

(بورڈ کی مہر)

نیلام
قادیان میں نئی منڈی

احمدیہ سٹور کی ۳۶ دوکانوں میں سے سات آٹھ دوکانیں بذریعہ نیلام فروخت ہو چکی ہیں - باقی دوکانوں کی سفید زمین ۶ اپریل کی شام سے لیکر ۱۰ اپریل کی شام تک ہر شام فروخت ہوتی رہیگی جو احمدی دوست (جن میں حصہ داران سٹور بھی شامل ہیں) اس جائیداد کو خریدنے کے خواہشمند ہوں - موقعہ پر تشریف لاکر بولی دیں - جن صاحب کے نام نیلام موقعہ پر ختم ہوگا - ان کے لئے ضروری ہوگا - کہ کل رقم بولی کا پانچ فیصدی اسی وقت باخذ رسید ادا کر دیں - جو بیعانہ تصور ہوگا - باقی رقم تین چار روز کے اندر اندر ادا کرنی ہوگی - ورنہ رقم بیعانہ ضبط ہو جائیگی اور نیلام متعلقہ منسوخ قرار دیا جائیگا

شیخ فضل احمد مینیجر احمدیہ سٹور قادیان

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں - اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں - سبز پیلے دست - قے - تشنج - درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا - بدن پر پھوڑے پھنسی - جا بجا خون کے دھبے پڑنا - دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا - بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا - لڑکیوں کا زندہ رہنا - لڑکے فوت ہو جانا - اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں - اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیے ہیں - جو ہمیشہ ننھے ننھے بچوں کا منہ دیکھنے کو ترستے رہے - اور اپنی قیمتی جائیداد دیگر عزیزوں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے - حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۸ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا - اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا - تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے - اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اور تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے - اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال دیر کرنا گناہ ہے - قیمت فی تولہ [illegible] مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے - علاوہ محصول ڈاک

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۵ اپریل۔ کل دارالعوام میں حکومت کی طرف سے اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ برطانوی فوج میں بھرتی ہونے کے لئے غیر ملکیوں کی درخواستوں پر خاص حالات میں غور کیا جا سکے گا۔ خاص کر ان کی درخواستوں پر جو انگریزی بول سکتے اور فوجی ٹریننگ رکھتے ہوں۔

تیرانا ۵ اپریل۔ آج صبح شاہ البانیہ کے لڑکا پیدا ہوا۔ جو سلطنت کا ولی عہد ہوگا۔ اس کی پیدائش پر ۱۰۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ اور تمام ملک میں جشن منایا گیا۔

کراچی ۵ اپریل۔ سندھ اسمبلی میں ایک ہندو ممبر کی طرف سے شادی بیاہ کے موقعہ پر جہیز کی حد بندی کر دینے کے متعلق ایک بل پیش ہے۔ سیلیکٹ کمیٹی نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۵۰۰ سے زائد قیمت کا جہیز دئے جانے کی ممانعت کر دی جائے۔ نیز یہ کہ منگنی سے ایک برس پہلے اور شادی کے ایک برس بعد تک روپیہ وغیرہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کیا جائے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ایک ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

کوئٹہ ۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ قندھار میں جبری تعلیم کے جاری کئے جانے کے سلسلہ میں بغاوت ہوگئی ہے جسے فوجوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ دبایا گیا ہے۔ بمباری سے ۲۰۰ اشخاص کی ہلاکت کا اندازہ ہے۔ زخمیوں سے بھری ہوئی چھولداریاں قندھار لائی گئی ہیں۔

لنڈن ۵ اپریل۔ آج دارالعوام میں وزیر ہند نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم کی ایک قرارداد پیش کی جس کی تیسری خواندگی بغیر کسی بحث کے پاس ہوگئی۔

ممباسہ ۵ اپریل۔ کینیا میں یورپین لوگوں کے لئے عمدہ زمینیں مخصوص کئے جانے کے قانون کے خلاف ہندوستانی اور عرب متحد ہوگئے ہیں۔

واشنگٹن ۵ اپریل۔ جمہوریہ امریکہ کے صدر نے فوج اور فضائی ڈیفنس بل کے متعلق بل پر دستخط کر دیئے ہیں جس کے رو سے دفاعی انتظامات پر ۵ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر خرچ کئے جائیں گے۔ اس رقم کا کثیر حصہ طیاروں کی موجودہ تعداد کو بڑھانے پر صرف کیا جائے گا۔ اور یہ تعداد ۶ ہزار کر دی جائے گی۔

بیت المقدس ۵ اپریل۔ گذشتہ شام فلسطینی عجائب گھر کے برطانوی افسر کو کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ قاتلوں کا تاحال سراغ نہیں لگ سکا۔ تمام عرب ٹریفک کو شہر میں آنے یا باہر جانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

برلن ۵ اپریل۔ جرمنی کی مالی حالت کے خراب ہونے کی خبریں دیر سے آرہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جنوری ۱۹۳۳ء کے آخر تک اس کا کل قرضہ ۲۸ ارب مارکس تھا۔ لیکن گذشتہ ایک سال کے دوران میں اس میں ۱۰ ارب کا اضافہ ہو گیا ہے ½۲۳ ارب قرضہ تو ملکیوں کا ہی ہے لیکن باقی غیر ملکی فرموں اور حکومتوں کا ہے۔

بنارس ۵ اپریل۔ کل شام مہاراجہ سر آدتیہ نارائن سنگھ آف بنارس ۵۶ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ آپ ۱۹۳۱ء میں گدی نشین ہوئے تھے۔ آپ کے کوئی صلبی اولاد نہیں۔ اس لئے ایک متبنیٰ بنایا ہوا تھا جسے ۲۱ سال کی عمر میں گدی پر بٹھا دیا گیا ہے۔

لاہور ۵ اپریل۔ سندھ ایکسپریس لاہور سے روانہ ہو کر جب کالا شاہ کاکو کے قریب پہنچی۔ تو باہر سے فائر کیا گیا۔ اور انٹر کلاس کے ایک ڈبے کی کھڑکیوں کو توڑ کر چھروں نے تین آدمیوں کو شدید طور پر مجروح کر دیا۔ گاڑی کھڑی کی گئی۔ اور ملزم کو جو ایک مقامی سید نوجوان ہے گرفتار کر لیا گیا۔ اس نے کہا کہ اس نے ایک شکار پر فائر کیا تھا۔ مگر نشانہ خطا گیا۔

شولاپور ۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک آریہ سماجی ستیہ گرہی حیدرآباد ڈسٹرکٹ جیل میں فوت ہو گیا ہے۔ اس سے قبل بھی ایک والنٹیر فوت ہو چکا ہے۔

دہلی ۵ اپریل۔ مسٹر ایم۔ این۔ اینے نے اعلان کیا ہے۔ کہ چونکہ نظام گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ انٹرنیشنل آرین لیگ کے ساتھ گفت وشنید کی خبر غلط ہے۔ اس لئے مجوزہ وفد کا بھیجنا بے فائدہ ہے۔ اور کم سے کم میں تو اس وفد میں شامل ہونے کے لئے اب بالکل تیار نہیں ہوں۔

وارسا ۵ اپریل۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ پولینڈ میں باقاعدہ فوج ½۴ لاکھ ہے اس کے پاس ۵۰۰ بمبار ہوائی جہاز اور ۲ ہزار حملی ہوائی جہاز ہیں۔ ریزرو فوج کی تعداد ۴۰ لاکھ تک بیان کی جاتی ہے پولینڈ کو پوری طرح یقین ہے کہ وہ جرمنی کے مقابلہ میں اپنی حفاظت بخوبی کر سکتا ہے

روم ۵ اپریل۔ سائینور گیاڈا نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں پولینڈ کو انتباہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اگر اس نے برطانیہ اور فرانس کے ساتھ اتحاد کیا تو اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ جرمنی کے خلاف جو گھیرا ڈالنے کی تجویز ہے۔ وہ اس میں تعاون کا خواہاں ہے۔ برطانیہ اور فرانس نے جن ملکوں کو پہلے اپنی پناہ لیا تھا۔ یعنی ابی سینیا چین۔ سپین اور چیکوسلواکیہ ان کے انجام سے پولینڈ کو سبق حاصل کرنا چاہیئے فرانس اور برطانیہ کی غلط پالیسی ہے۔ اور اٹلی اب زیادہ دیر انتظار نہیں کر سکتا۔

ٹوکیو ۵ اپریل۔ حکومت مانچوکو نے اپنا علیحدہ جنگی بیڑا تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے پہلے جاپان کا جنگی بیڑا اس کی حفاظت کا ذمہ دار تھا۔

پشاور ۵ اپریل۔ آج فرنٹیر اسمبلی نے مارکٹنگ بل پاس کر دیا ہندو سکھ نیشنلسٹ پارٹی یہ کہہ کر کہ اقلیتوں کے متعلق گورنمنٹ کا رویہ غیر ہمدردانہ ہے واک آؤٹ کر گئی۔ سوراتی علاقہ پر ۸۰ ہزار اجتماعی جرمانہ کئے جانے کے وجہ سے ایک مسلمان ممبر نے تحریک التوا پیش کی لیکن وزیر اعظم کے یقین دلانے پر کہ کوئی جرمانہ نہیں کیا گیا۔ یہ تحریک واپس لے لی گئی

چھرپاہ ۵ اپریل۔ مسٹر بوس صدر کانگرس کے ڈاکٹروں نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص ان سے ملنا چاہے۔ اسے چاہیئے کہ پہلے اس کی اجازت ہم سے لے لے۔ بغیر اس کے ہو سکتا ہے کہ کوئی دور دراز سے آئے اور اسے وقت نہ دیا جا سکے۔ ان کو آرام کرنے کا موقعہ دینا چاہیئے۔ ورنہ ان کی صحت پر سخت مضر اثر پڑے گا۔ انہیں جتنا آرام کا موقعہ ملے گا۔ وہ اتنا ہی جلد صحت یاب ہوں گے۔

لنڈن ۵ اپریل۔ آج شام برطانیہ اور پولینڈ کے وزرا میں گفت وشنید کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ کرنل بیک نے ونڈسر پیلس میں ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے ساتھ لنچ کھایا۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دونو ممالک کی گفتگو کامیابی کے ساتھ مراحل طے کر رہی ہے۔

لنڈن ۵ اپریل۔ انقرہ کے ایک نیم سرکاری اخبار کا خاص نمبر برطانیہ سے معنون کیا گیا ہے۔ اس میں برطانوی وزیر خارجہ کا بھی ایک پیغام درج ہے جس میں لکھا ہے کہ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ بین الاقوامی حالات کے متعلق ترکی کی حکمت عملی برطانیہ سے بالکل ملتی جلتی ہے

لنڈن ۵ اپریل۔ حکومت لیتھونیا نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ جنگ میں وہ بالکل غیر جانبدار رہے گا۔ البتہ اپنی حفاظت کے انتظامات مکمل طور پر کرے گا

لنڈن ۵ اپریل۔ سوئٹزرلینڈ کی فیڈرل کونسل نے اپنی فوج میں غیر معمولی اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس لئے عام بھرتی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

امرتسر ۵ اپریل۔ آج یہاں سونے کا بھاؤ ۳۶/۵/۶ چاندی کا ۵۲/۱۳/۹ ہے۔ گندم ہاڑ ۲ روپے ۲ آنے ۴ پائی فی من ہے۔ اور نخود ۳ روپے ۶ پائی فی من ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

تحریک جدید سال پنجم کے وعدے جلد ادا کئے جائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور تحریک جدید سال پنجم کے وعدے پیش کرنے والے مخلصین کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے کارکنان کو خصوصیت سے اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور وعدوں کی رقم جلد سے جلد وصول کرکے ارسال کی جائے۔ جن کارکنان نے ابھی تک توجہ نہیں کی۔ انہیں معلوم ہو جائے کہ سال رواں میں سے پانچواں مہینہ شروع ہے۔

بیرون ہند کی جماعتوں میں سے مخلصین کے اکثر احباب کے وعدے حضور کے پیش ہو چکے ہیں۔ مولوی محمد شریف صاحب مبلغ نے سال پنجم کے تین پونڈ کی پہلی قسط وصول کرکے ارسال کردی ہے۔ اسی طرح مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ گولڈ کوسٹ نے باوجودیکہ ان کا گزارہ بڑی مشکل سے ہو رہا ہے۔ تجارت خراب ہونے کے باعث ان کو کوئی نمایاں منافع نہیں ہے۔ تاہم حضور کا ارشاد پڑھتے ہی ۹۸ روپے کی رقم حضور کے پیش کردی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء ہندوستان اور بیرون ہند کے ان احباب کو جو اپنے وعدے اپنے امام کے حضور پیش کر چکے ہیں وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

"الفضل" کا خطبہ نمبر اڑھائی روپیہ سالانہ میں

احباب کرام یہ سنکر خوش ہوں گے کہ ہم نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات کی کثرت اشاعت کے پیش نظر اور اس وجہ سے کہ کوئی احمدی ان کے مطالعہ سے محروم نہ رہے فیصلہ کیا ہے۔ کہ "الفضل" کے خطبہ نمبر کی سالانہ قیمت چار روپے کی بجائے اڑھائی روپیہ کردی جائے۔

پس جو احباب روزانہ "الفضل" خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ انہیں چاہیئے کہ اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حیات افروز اور روح پرور تازہ تازہ خطبات کے مطالعہ سے ہرگز محروم نہ رہیں۔ اور فوراً اڑھائی روپے ارسال کرکے "خطبہ نمبر" سال بھر کے لئے اپنے نام جاری کرالیں۔

"الفضل" کے خطبہ نمبر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد احباب کرام کی خدمت میں پہنچ جاتا ہے۔ خریداران "الفضل" کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ اس اعلان کو ہر احمدی کے کانوں تک پہنچا دیں۔ تا جو لوگ روزانہ الفضل نہیں خرید سکتے۔ وہ اڑھائی روپیہ کی حقیر رقم میں کم سے کم خطبہ نمبر جاری کرالیں۔

مطلوبہ رقم وصول ہو گئی

مسجد احمدیہ دیوانی وال کی مرمت کے لئے چندہ کا اعلان اخبار "الفضل" میں کیا گیا تھا۔ کہ ایک سو روپے کی ضرورت ہے۔ چونکہ یہ رقم وصول ہو چکی ہے۔ اس لئے آئندہ اس چندہ کو ختم کر دیا گیا ہے۔

خاکسار فتح محمد

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	مقام
۵۱۴	کرم داد صاحب	نقر پارکر سندھ
۵۱۵	محمد بشیر احمد صاحب	گوجرانوالہ
۵۱۶	مہرالنساء صاحبہ	مونگھیر
۵۱۷	نہالو صاحبہ	آگرہ
۵۱۸	یعقوب بیگم صاحبہ	״
۵۱۹	مریم بیگم صاحبہ	״
۵۲۰	خلیل احمد صاحب	״
۵۲۱	کمپوری صاحبہ	״
۵۲۲	ممتاز احمد صاحب	״
۵۲۳	حجو مریا صاحبہ	״
۵۲۴	فضل الدین صاحب	بارہ مولا
۵۲۵	مہرالدین صاحب	نقر پارکر
۵۲۶	مہتاب خان صاحب	مین پوری
۵۲۷	اسحاق خان صاحب	״
۵۲۸	سہراب خان صاحب	״
۵۲۹	مسماۃ منی صاحبہ	״
۵۳۰	کالے خان صاحب	״
۵۳۱	دلدار خان صاحب	مین پوری
۵۳۲	محمد یار صاحب	منٹگمری
۵۳۳	محمدی بی صاحبہ زوجہ عطاء اللہ صاحب	سیالکوٹ
۵۳۴	فتح بی بی صاحبہ	״
۵۳۵	بختاور بی بی صاحبہ	״
۵۳۶	محمدی بی صاحبہ زوجہ شیر محمد صاحب	״
۵۳۷	امۃ السلام صاحبہ	لاہور
۵۳۸	فتح محمد صاحب	گورداسپور
۵۳۹	رحمت بی بی صاحبہ	״
۵۴۰	فضل بی بی صاحبہ	״
۵۴۱	حسن بی بی صاحبہ	״
۵۴۲	محمد عبدالرزاق صاحب	رنگپور
۵۴۲	ولی احمد صاحب	سلہٹ
۵۴۳	وزیر بیگم صاحبہ	سیالکوٹ

زمینداروں کے لئے عبرتناک ڈرامہ

قادیان ۴ اپریل۔ آج ۴½ بجے شام پنجاب کواپریٹو سوسائٹی کی ڈرامہ پارٹی نے ایک عبرتناک ڈرامہ شروع کیا۔ جس میں زمینداروں کے قرض کے تباہ کن انجام اور بد رسوم کے بد نتائج نہایت عمدہ پیرایہ میں پیش کئے گئے۔ اس سلسلہ میں سودخوار مہاجن اور پٹھان کا مقروضوں سے ظالمانہ طریق عمل اور اس کا فریقین کے لئے نقصان رساں انجام موثر رنگ میں دکھایا گیا۔ زمینداروں کو تعلیم پانے قرض سے بچنے۔ بری رسوم ترک کرنے اور مقدمات میں نہ پڑنے کے متعلق مفید ہدایات دی گئیں۔

چونکہ یہ باتیں زیادہ تر دیہاتی زمینداروں سے تعلق رکھتی تھیں۔ اس لئے قادیان کے اردگرد آٹھ آٹھ دس دس میل تک کے دیہات کے سکھ اور مسلمان زمیندار بلائے گئے تھے۔ ابتدا میں معمولی سے تعاطل کی وجہ سے کچھ دقت پیش آئی۔ لیکن بعد میں عمدگی سے ڈرامہ دکھایا گیا۔ جسے دیہاتیوں نے بہت پسند کیا۔

یہ انتظام شیخ عبداللطیف صاحب پوری انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹیز سنٹر قادیان کی سرگرم کوشش سے ہوا۔ یہاں ڈرامہ دکھانے کی منظوری نظارت امور عامہ سے حاصل کرلی گئی تھی۔

اس ڈرامہ میں یہ بات مدنظر رکھی گئی ہے۔ کہ مسلم اور غیر مسلم کا کوئی سوال م

۴ پیدا نہ ہو۔ بلکہ ان میں اتحاد قائم کیا جائے۔ ہمارے نزدیک ڈرامہ کا ایک آدھ سین ایسا ہے جو صرف اشارۃً ہونا چاہیئے نہ کہ پوری تفصیل سے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ صفر ۱۳۵۸ھ

صداقت کی تین مشعلیں

۱ جوشِ عمل — ۲ روز افزوں ترقی — ۳ اور شانِ تقدس

(۱)

دنیا میں حقیقتِ حال معلوم کرنے کے دو ہی ذرائع ہیں۔ یا تو اصل کو دیکھ کر یہ اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ اس کی فرع کی کیا کیفیت ہوگی۔ یا فرع کو دیکھ کر یہ اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ اصل کی کیا حالت ہے یا تو میٹھا پھل کھا کر انسان کہتا ہے کہ اس درخت کا بیج نہایت اعلےٰ تھا۔ یا بیج دیکھ کر انسان پہچان لیتا ہے۔ کہ اس سے کیسا میٹھا۔ اور لذیذ پھل پیدا ہوگا۔ وہ لوگ جو باریک بین ہوتے ہیں۔ بظاہر حقیر نظر آنے والے بیج کو دیکھتے ہی سمجھ جاتے ہیں۔ کہ کسی روز یہ ایک تناور درخت کی شکل اختیار کرے گا۔ مگر جن کی نگاہ ایسی باریک نہیں ہوتی۔ وہ بیج کی عمدگی کا اس وقت احساس کرتے ہیں۔ جب اس کے میٹھے اور لذیذ پھل دیکھتے ہیں۔ بہر حال یہ دو طریق ہی کسی معاملہ کی اصلیت معلوم کرنے کے ہیں۔ اور انہی دو طریقوں سے انبیاء علیہم السلام کی صداقت پہچانی جاتی ہے۔ وہ لوگ جو صدیقی نگاہ رکھتے ہیں۔ وہ تو نبی کی آواز سنتے ہی آمنا وصدقنا کہہ دیتے ہیں۔ اس وقت مشکلات کا طوفان بپا ہوتا ہے۔ حوادث امڈے چلے آتے ہیں گالیوں اور کفر کے فتووں کا طومار کھڑا ہوتا ہے۔ مگر وہ کسی چیز کی پروا نہیں کرتے۔ وہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ اگر آج دنیا مخالف ہے۔ تو کل وہ اسی نبی کے قدموں میں آکر گرے گی۔ مگر وہ لوگ جو صدیقی فطرت نہیں رکھتے ان کے سامنے جب اُس نبی کی جماعت ترقی کرنے لگ جاتی ہے۔ اور ہلال بدرِ کامل کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

تو اس وقت انہیں محسوس ہوتا ہے۔ کہ یہ جماعت سچی ہے۔ کیونکہ ایسا لذیذ پھل ایک کڑوے بیج کے نتیجے میں کس طرح پیدا ہو سکتا تھا۔ حضرت مسیح علیہ السلام یہود کے سامنے اسی مؤخر الذکر طریق کو پیش کرتے اور فرماتے ہیں:-

"ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے۔ اور بُرا درخت بُرا پھل لاتا ہے اچھا درخت بُرا پھل نہیں لا سکتا۔ نہ بُرا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے۔ جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا۔ وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ پس ان کے پھلوں سے تم انہیں پہچان لوگے۔" (متی ۷/۱۷ تا ۱۹)

اسی طرح فرماتے ہیں:-

"یا تو درخت کو بھی اچھا کہو۔ اور اس کے پھل کو بھی اچھا۔ یا درخت کو بھی بُرا کہو۔ اور اس کے پھل کو بھی بُرا کیونکہ درخت پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے۔" (متی ۱۲/۳۳)

اب اسی معیارِ صداقت پر جماعت احمدیہ کو دیکھ لیا جائے۔ دنیا میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ جھوٹا سمجھتے ہیں۔ مگر دنیا میں وہ لوگ کم اور بہت ہی کم ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے معترف نہ ہوں جو اپنی مجلسوں میں یہ کہتے ہوئے نہ سنائی دیتے ہوں۔ کہ اسلام کی خدمت کا جو جذبہ۔ اور جوش احمدیوں میں پایا جاتا ہے۔ وہ بے نظیر ہے۔ اب یہ کیسی عجیب بات ہے۔ کہ جماعت احمدیہ جو پھل ہے احمد مرسل کے ان آنسوؤں کے پانی کا جو انہوں نے نخلِ احمدیت کی جڑوں میں اس کے نشو ونما کے لئے ڈالا۔ وہ تو کام کرنے والی جماعت ہے۔ اس سے بڑھ کر تو اسلام کا کوئی خدمت گزار نہیں۔ مگر جس کے قدموں کو چھونے کی برکت سے وہ مسِ خام سے طلا بن گئی۔ وہ جھوٹا اور کاذب ہے۔ کیا کوئی بھی عقل ہے۔ جو اس متضاد بات کو تسلیم کر سکے۔ مگر حیرت ہے احمدیت کے مقابلہ میں اسی قسم کی باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ اور ساتھ ہی اپنی عقلِ رسا کا بھی دعوےٰ کیا جاتا ہے۔ بہر حال جماعت احمدیہ کے شیریں اثمار۔ احمدیت کے اس بیج کے اعلےٰ ہونے کا ایک ثبوت ہیں جو بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کے ہاتھوں زمین میں بکھیرا گیا۔ اور جس کے متعلق زمین و آسمان کا خدا یہ ارادہ کر چکا ہے۔ کہ اسے یوماً فیوماً ترقی دے کر ایک اتنا بڑا درخت بنا دے۔ جس کے سایہ میں دنیا کی تمام اقوام آرام حاصل کریں۔

(۲)

غلبہ و اقتدار بھی ایک ایسی چیز ہے جو کسی کاذب مدعیٔ نبوت کو حاصل نہیں ہوتا۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہٹلر اور مسولینی کو بڑا اقتدار حاصل ہے گاندھی جی کا ہندوستان میں طوطی بول رہا ہے۔ پھر انہیں یہ غلبہ کیوں حاصل ہوا۔ مگر وہ یہ نہیں سوچتے۔ کہ ذکر تو مدعیانِ ماموریت کا ہو رہا ہے اور مقابلہ میں مثالیں ان لوگوں کی پیش کی جا رہی ہیں۔ جنہیں اس قسم کا کوئی دعوےٰ ہی نہیں۔ اگر تو ہمارا یہ دعوےٰ ہوتا۔ کہ دنیوی اقتدار بھی نبیوں کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ تب تو یہ اعتراض درست تسلیم کیا جا سکتا تھا۔ مگر جبکہ ہمارا یہ دعویٰ ہی نہیں۔ تو اس قسم کی مثالیں پیش کرنا بھی عبث ہے۔ ہمارا دعوےٰ یہ ہے۔ کہ کوئی شخص جھوٹے طور پر دعویٰ نبوت کر کے سرفرازی حاصل نہیں کر سکتا۔ اب اگر کوئی اس دعوے کو توڑنا چاہتا ہے۔ تو وہ کوئی ایک ہی ایسی مثال بتا دے۔ کہ فلاں شخص نے جھوٹے طور پر دعوئی نبوت کیا۔ اور پھر اس نے بے مثال غلبہ و عروج حاصل کر لیا اور اگر اسے کوئی ایسی نظیر نہ مل سکے تو اسے اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ یہ ایک مابہ الامتیاز امر ہے۔ جو سچے۔ اور جھوٹے مدعیانِ ماموریت کی حقیقت پہچاننے کے لئے خدا تعالےٰ نے قائم کیا ہوا ہے۔ انجیل میں بھی اس معیار کا ان الفاظ میں ذکر ہے۔ کہ "یہ تدبیر یا یہ کام اگر آدمیوں کی طرف سے ہوا۔ تو آپ برباد ہو جائے گا۔ لیکن اگر خدا کی طرف سے ہے۔ تو تم ان لوگوں کو مغلوب نہ کر سکو گے۔" (اعمال ۵/۳۹)

حضرت مسیح بھی فرماتے ہیں:-

"جو پودا میرے آسمانی باپ نے نہیں لگایا۔ جڑ سے اکھاڑا جائیگا۔" (متی ۱۵/۱۳)

اب سوچا جائے۔ کہ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ احمدیت کا پودا تو خدا نے نہ لگایا ہو مگر پھر بھی وہ ترقی کرتا چلا جا رہا ہو۔ اتنی بڑی اندھیر نگری تو نظامِ عالم میں بھی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ کجا یہ کہ اسے عالم روحانی میں تسلیم کیا جائے۔ دنیا میں اگر کوئی جعلی انسپکٹر پولیس بن کر کسی گاؤں میں چلا جائے۔ اور حکومت کو اس کا علم ہو جائے۔ تو اسی وقت پکڑ دھکڑ شروع ہو جاتی ہے۔ مگر یہ عجیب نظام ہے۔ کہ ایک شخص خدا کے نام پر دعویٰ کرتا ہے خدا کے نام پر لوگوں کو العیاذ باللہ گمراہ کرتا ہے۔ مگر خدا ہے کہ اسے ان باتوں کی پروا ہی نہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ وہ اسے مٹاتا نہیں۔ بلکہ اس کے سلسلہ کی ترقی پر ترقی دے رہا ہے۔

ان حالات میں تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ یا تو خود خدا اس سازش میں نعوذ باللہ شریک ہے۔ اور اگر خدا کے متعلق یہ الفاظ نہیں کہے جا سکتے۔ تو ماننا پڑے گا کہ خدا نے آپ اپنے ہاتھ سے یہ پودا لگایا ہے۔ تبھی وہ اس کی حفاظت کر رہا ہے۔ اور درحقیقت یہی وہ امر ہے جس کو تسلیم کرکے نہ صرف خدا پر کسی قسم کا اعتراض عائد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ معیار بھی درست ہو جاتا ہے۔ جو انجیل میں بیان ہوا بہرحال احمدیت کی شاندار ترقی اور احمدیت کے مقابلہ میں مخالفین کی عبرتناک پسپائی اس بات کی ایک کھلی دلیل ہے۔ کہ جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اس کا باغبان خود خدا ہے۔ اور ناممکن ہے کہ کوئی شخص اسکے کسی ڈال یا پتے پر حملہ کرکے الٰہی عذاب سے محفوظ رہ سکے۔ یہی وہ نکتہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شعر میں بیان فرمایا۔ کہ ؎

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

(۳)

دو چار سال بھی اگر انسان کسی کے ساتھ رہے۔ اور اس کے تقویٰ وطہارت کو دیکھتا رہے۔ تو اسے مدتوں دوسرے کے متعلق حسن ظن رہتا ہے اور اگر بعض دفعہ کوئی شخص شرارتاً اس کے کسی عیب کا ذکر کردے۔ تو انسان تسلیم نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ میں تو اسے کافی عرصہ غور سے دیکھتا رہا۔ وہ تو ایسا نہیں۔ مگر یہ عجیب بات ہے۔ کہ انبیاء کی صداقت کے ثبوت میں اللہ تعالےٰ ان کی ابتدائی چالیس سالہ زندگی پیش کرتا ہے۔ اور لوگ پھر بھی سو سو اعتراض کرتے ہیں۔ اپنے متعلق تو جب کوئی دوسرا اعتراض کرے۔ تو انسان کہنے لگ جاتا ہے۔ کہ میں تمہارے ساتھ پانچ مہینے یا سال بھر رہا۔ کیا تم نے مجھے ایسا ہی دیکھا۔ حالانکہ کچھ عرصہ تک انسان تصنع سے بھی بعض اخلاق ظاہر کر سکتا ہے۔ مگر نبی کی چالیس سالہ بے عیب زندگی بھی انسان معمولی قرار دے دیتا ہے۔ درحقیقت یہ انتہاء درجہ کا اخلاقی تسفل یا عداوت کا کرشمہ ہے۔ جس سے اچھی بھلی آنکھوں پر پٹی بندھ جاتی ہے۔

حقیقت ہے کہ ایک عرصۂ دراز تک جو اخلاق انسان سے صادر ہوں۔ وہ طبیعت ثانیہ بن جاتے ہیں امراض کے متعلق اطباء کا عام مقولہ ہے۔ کہ چالیس دن اگر کوئی مرض رہے تو وہ انسان کے اندر گھر کر جاتی ہے۔ اور اس کا دور کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ پھر اگر چالیس سال تک ایک شخص سے نیک اخلاق کا صدور ہو۔ وہ کبھی جھوٹ کے قریب نہ جائے۔ وہ کبھی دھوکہ و فریب نہ کرے۔ وہ کبھی نام و نمود کی خواہش نہ کرے۔ تو عقلاً یہ تسلیم کرنا بالکل ناممکن ہے کہ اکتالیسویں سال وہ یکدم کافر ملحد فاسق دجال۔ اور کیا کیا القاب کا مورد بن جائے۔ تغیرات خواہ نیکی کی طرف ہوں خواہ بدی کی طرف بہت آہستگی سے ہوتے ہیں۔ مگر انبیاء کے متعلق لوگوں کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ چالیس سال تک تو انہیں نیک اور پاک کہتے رہیں گے۔ اور اکتالیسویں سال جب وہ دعویٰ نبوت زبان پر لائیں۔ تو معاً کفر اور فسق کے ڈھیر ان میں جتانے لگ جائیں گے۔ مگر عقلمند انسان ان باتوں کو درخور اعتنا نہیں سمجھتا۔ اور وہ ابتدائی چالیس سالہ زندگی کی پاکیزگی کو آئندہ زندگی کے دعوے کے لئے بطور ثبوت قرار دے دیتا ہے حضرت مسیح نے بھی یہی معیار پیش کیا جب انہوں نے یہود سے کہا کہ:۔

"تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے۔ اگر میں سچ بولتا ہوں تو میرا یقین کیوں نہیں کرتے۔" یوحنا ۸ ۔ ۴۶

یہی معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی پیش کیا۔ اور بارہا فرمایا کہ تم میری ابتدائی چالیس سالہ زندگی کا کوئی عیب ثابت نہیں کر سکتے۔ تا تم یہ کہو کہ یہ پہلے بھی ایسا ہی تھا۔ پھر اب تمہیں میرے متعلق الزامات لگاتے ہوئے کیوں شرم محسوس نہیں ہوتی۔ یہ دعوے کوئی معمولی دعوے نہیں۔ انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے۔ ہزاروں کمزوریاں صادر ہوتی رہتی ہیں۔ اور واقف حال تو بہت سے اندرونی رازوں سے واقف ہوتے ہیں۔ بسا اوقات بعض لوگ اوپر سے نہائت نیک دکھائی دیتے ہیں۔ مگر ان کی ظاہری نیکی ایسی ہی ہوتی ہے جیسے پیپ سے بھرا ہوا پھوڑا اوپر سے نہائت سرخ اور چمکدار دکھائی دیتا ہے۔ وہ بھی ظاہر میں نیک ہوتے ہیں۔ لیکن باطن میں گناہوں کی بدبودار پیپ سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ان کے دوست یا بیوی بچے خوب سمجھتے ہیں۔ کہ یہ کس پانی میں ہیں۔ مگر انبیاء کی شانِ تقدس دیکھو وہ تمام دنیا کو چیلنج کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ہمارے دوست بھی آجائیں۔ بیوی بچے بھی آجائیں ہمسائے بھی آجائیں۔ اہل محلہ اور اہل شہر بھی آجائیں۔ حتیٰ کہ مشرق و مغرب شمال و جنوب کے تمام لوگ آجائیں۔ اور بتائیں کہ میں نے کونسا گناہ کیا۔ پھر دعوے کرتے ہیں کہ تم کوئی عیب ثابت نہیں کر سکتے۔ اور واقعہ میں یہی ہوتا ہے۔ کہ ان میں کوئی عیب ثابت نہیں کیا جا سکتا نہ دوست کسی راز کا انکشاف کر سکتا ہے۔ نہ دشمن کوئی عیب بتا سکتا ہے۔

یہ تحدی اور چیلنج صداقت مرسلین کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ اور یہی وہ چیلنج ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متعلق مخالفین کو دیا۔ مگر نہ آج تک کسی نے اسے قبول کیا۔ اور نہ آئندہ اسے قبول کرنے کی کسی میں جرأت ہوگی چاند پر تھوکا نہیں جا سکتا۔ آفتاب کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ روشنی چھن چھن کر ظاہر ہو رہی ہے۔ اور تاریکیاں کو اجالے میں تبدیل کرتی چلی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ ایک دن دشمنوں کے دیکھتے ہی دیکھتے تمام عالم مہر نیمروز کی شعاعوں سے بقعۂ نور بن جائیگا اور شپرہ چشموں کے لئے کوئی جائے مفر نہیں رہے گی۔

آج دنیا ان باتوں کو ہنسی کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ کیونکہ اس کی روحانی بینائی مفقود ہے۔ وہ ان حقائق کو بے ہودہ تعلیاں اور ان رونما ہونے والے تغیرات کو مجنونانہ دعاوی خیال کرتی ہے۔ مگر اسے معلوم نہیں کہ گو یہ الفاظ ہمارے ہیں۔ مگر جس عظیم الشان پیشگوئی کے یہ الفاظ حامل ہیں۔ وہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا کی ہے اور یہ ہماری زبان سے نکلے ہوئے الفاظ نہیں بلکہ رب العلیٰ کا فرمودہ کلام ہے۔ کہ:۔

"وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا۔ اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں۔ کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہائت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی"

منافق اگر حسد کی آگ میں جلتا ہے تو جلے۔ کافر اگر اپنی انگلیاں غصہ میں کاٹتا ہے تو کاٹے۔ خدا کا فرمودہ کبھی ٹل نہیں سکتا۔ یہ پورا ہوگا۔ اور لوگوں کو ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنا کر دکھا دے گا۔ اس وقت مخالف یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ ھذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون مگر اس وقت

"جھوٹے نبیوں اور مسیحوں کا قدم پہلے لندن میں رکھا گیا اور سچے مسیح کی آواز اس کے بعد لندن میں پہونچے گی"

(۱)

"الحکم" ۱۷- نومبر ۱۹۰۲ء میں ڈائری کے عنوان کے ماتحت لکھا ہے۔ کہ پگٹ نے مفتی محمد صادق صاحب کو ان کے خط کے جواب میں دو نوٹس بھیجے۔ جو پڑھ کر سنائے۔ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

"معقول باتوں کی قدر ہوتی۔ اور وہ رہ جاتی ہیں۔ لیکن جاہلانہ باتوں کی رونق دو تین سطروں ہی میں جاتی رہتی ہے جھوٹے نبیوں اور مسیحوں کا قدم پہلے لندن میں رکھا گیا۔ اور سچے مسیح کی آواز اس کے بعد لندن میں پہونچے گی"۔

خط کشیدہ الفاظ کو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء بغور پڑھیں۔ اور بتائیں۔ کہ انہوں نے سچے مسیح کی آواز پہونچانے کے لئے کیا کوشش کی؟ اگر نہیں کی۔ جیسا کہ ان کے پہلے مبلغ نے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو مغربی ممالک میں پیش کرنے کو سم قاتل کے مرادف قرار دے دیا تھا اور اس کی اس پالیسی کو یورپ میں تبلیغ کے لئے کونے کا پتھر تسلیم کیا گیا۔ تو کیا ان کے لئے زیبا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے پیرو اور سلسلہ احمدیہ کے مخلص جان نثار قرار دیں۔ کیا آج مولوی محمد علی صاحب دیانت داری سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ لندن میں ان کا کوئی مشن ہے۔ ہرگز نہیں۔

ووکنگ مشن اور احمدیت

ووکنگ میں ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے دو آدمی ضرور ہیں۔ لیکن وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے متعلق کسی سے ذکر تک نہیں کرتے۔ بلکہ انہی کے ایک آدمی نے مجھے بتایا۔ کہ اگر کوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں نازیبا الفاظ بھی استعمال کرے تو وہ اسے روک بھی نہیں سکتے۔ اس نے یہ بھی کہا۔ کہ اس سے بڑھ کر خیانت کیا ہوسکتی ہے۔ کہ ہم لوگوں کو اسلام کے متعلق جو باتیں بتائیں۔ وہ آئینہ کمالات اسلام" وغیرہ کتب سے لیں۔ لیکن ان کتب کے مؤلف کا نام چھپائے رکھا۔ یہ غداری نہیں تو اور کیا ہے؟ ووکنگ مشن میں جو شخص کسی شدہ امام۔ یا نائب امام پر متعین ہوتا ہے۔ اُسے پہلے ایک فارم پُر کرنا پڑتا ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ وہ احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قطعاً ذکر نہیں کرے گا۔ گویا وہ اقرار کرتے ہیں۔ کہ منافقت کی زندگی بسر کریں گے اور پیٹ کی خاطر خدا تعالےٰ کے سچے مسیح کی آواز کو چھپاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر سے اغماض

۱۹۲۴ء میں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے ایک کتاب شائع کی۔ جس کا نام The Thresh hold of Truth. ہے۔ اس کے آخر میں چند کتب کے متعلق اشتہار ہے۔ قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ و تفسیر کے متعلق لکھا ہے۔ یہ ہز ہولی نس دی مولوی محمد علی کی تصنیف ہے۔ قارئین کو معلوم ہوگا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نام کے ساتھ جب بعض ہمارے دوستوں نے "ہز ہولی نس" کے الفاظ استعمال کئے تھے۔ تو بعض غیر مبایعین نے انہیں قابلِ اعتراض ٹھہرایا تھا۔ لیکن مذکورہ بالا کتاب میں مولوی محمد علی صاحب کے نام کے ساتھ ہز ہولی نس کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ پھر ایک خواجہ صاحب مرحوم کی کتاب کا ذکر ہے۔ اور دی سپرٹ آف اسلام کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ دی رائٹ آنریبل سید امیر علی کی تصنیف ہے۔ اور اے ویسٹرن اویکننگ ٹو اسلام کے متعلق ذکر کیا ہے۔ کہ وہ دی رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے کی تالیف ہے۔ لیکن انہی کتابوں میں ایک اشتہار ٹیچنگز آف اسلام کے متعلق بھی ہے جس کے ساتھ یہ نہیں ذکر کیا گیا۔ کہ کس کی تصنیف ہے۔ کیا اس کی وجہ یہ نہیں؟ کہ ان کی پالیسی یہی تھی۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کی اشاعت مغربی ممالک میں نہیں کرنا چاہتے تھے۔ بھلا اس سے بڑھ کر اور کیا بزدلی ہوسکتی ہے۔ کہ خدا کے مرسل کے نام کو جسے دُنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا گیا۔ چھپایا جائے۔ اور اپنے ناموں کے ساتھ ہز ہولی نس وغیرہ کے القاب چھپوا کر شہرت دی جائے۔

پس میں ان غیر مبایعین سے دریافت کرتا ہوں۔ جن کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کی کوئی چنگاری باقی ہے۔ کہ بلاد مغربیہ میں جو خواجہ صاحب مرحوم اور مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام اور دعویٰ کو پردۂ اخفا میں رکھنے کا رویہ اختیار کیا۔ کیا ایک وفادار اور سچے احمدی کے شایان ہوسکتا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان

خدا کا سچا مسیح وہ بزرگ ہستی ہے۔ جس کے متعلق عرش سے ذوالجلال خدا نے فرمایا۔ انی جاعلک للناس اماما (تذکرہ صفحہ ۲۷۹ (?)) کریں تجھے تمام لوگوں کا امام بناؤں گا۔ نیز فرمایا۔ فحان ان تعان وتعرف بین الناس (تذکرہ صفحہ ۴۶۲ (?)) وہ وقت آگیا ہے۔ کہ تیری مدد کی جائے۔ اور تجھے لوگوں میں معروف و مشہور کیا جائے۔ نیز فرمایا۔ تقیم الشریعۃ وتحی الدین۔ کہ تو شریعت کو قائم کرے گا۔ اور دین کو زندہ کرے گا۔ اور فرمایا۔ "تو جہان کا نور ہے تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا۔ تو کلمۃ الازل ہے پس تو مٹایا نہیں جائے گا" (تذکرہ صفحہ ۳۰۸) "تو مسیح موعود ہے۔ تیرے ساتھ ایک نورانی حربہ ہے۔ جو ظلمت کو پاش پاش کردے گا۔ اور کسر الصلیب کا مصداق ہوگا"۔ (تذکرہ صفحہ ۳۲۵)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا نے یہی ارادہ کیا ہے۔ کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا۔ وہ کاٹا جائے گا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ" (تذکرہ صفحہ ۲۹۴)

نیز حضور فرماتے ہیں:۔ "اے تمام لوگو سُن رکھو۔ کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں۔ بلکہ قریب ہیں کہ دُنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی"۔ (تذکرہ صفحہ ۶۲۳)

"خدا تعالےٰ نے مجھے بارہا خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔ کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھیگا۔ اور پھولیگا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہوجائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی۔ اور ابتلاء آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔

اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلائے گئے۔ جو گھوڑوں پر سوار تھے۔ اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جُوا اٹھائیں گے۔ اور خدا انہیں برکت دے گا۔ تذکرہ ص۵۴۶

مذکورہ بالا پیشگوئیوں پر سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بلاد مغربیہ میں تبلیغ اسلام کے متعلق جو پالیسی غیر مبایعین نے اختیار کی وہ ان پیشگوئیوں کے سراسر خلاف تھی۔ لیکن باوجود اس کے ان کی زبانیں یہ کہتے کہتے اور ان کے قلم یہ لکھتے لکھتے خشک نہیں ہوتے۔ کہ اگر ہم لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں ایک لمبے عرصہ تک رہے۔ سیدھے راستہ سے بھٹک گئے ہیں۔ اور روحانیت سے دور جا پڑے ہیں۔ اور احمدیت ہمارے قلوب سے روز بروز پرواز کر رہی ہے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں آکر کیا کیا۔ اس سے تو آپ کی توجہ قدسی پر حرف آتا ہے۔ گویا ان کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی اور کوئی جماعت ہی نہیں ہے۔

ایسے غیر مبایعین کو سوچنا چاہیئے کہ جیسے یہودا اسکریوطی نے تیس درہموں کے بدلے اپنے آقا اور محسن حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے ہم قوم منکروں کے ہاتھ بیچ دیا تھا کیا یعنی اسی طرح غیر مبایعین مبلغین نے یورپ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی اشاعت سے اعراض کر کے آپ کے مسلمان منکرین سے ساز باز کر کے سیم و زر کی خاطر اپنے مربی و محسن کو نہیں بیچ دیا۔ اور حضور کے نام کو جس کے متعلق آسمان سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہونچا دے گا"

حتی الامکان پردۂ خفا میں رکھنے کی کوشش نہیں کی؟ اگر وہ فی الحقیقت سچے وفادار احمدی ہوتے۔ اور انہیں ان پیشگوئیوں پر ایمان ہوتا۔ اور خدا تعالیٰ کے ان وعدوں پر یقین ہوتا جن میں جماعت کی ترقی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو تمام دنیا میں شہرت دینے کا ذکر ہے۔ تو وہ کبھی اس غداری کے مرتکب نہ ہوتے جو انہوں نے خدا کے سچے مسیح کی آواز کو لندن میں پہونچانے کے سلسلہ میں کی۔

یاد رکھو قیامت کے روز جب ان سے اس امر کی باز پرس ہوگی، تو بہت ممکن ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرح یہی فرمائیں گے اصحابی اصحابی کہ یہ تو میرے صحابی ہیں۔ تو خدا کے فرشتے جواب دیں گے کہ ان کے دل تو پہلے ہی پیغامی مرتد کے جتھا کی طرف مائل ہو چکے تھے۔ لیکن آپ جب سے ان سے علیحدہ ہوئے تو انہوں نے اس وقت سے ہی اپنی مشئومہ سکیموں کو معرض عمل میں لانے کی کوششیں شروع کر دی تھیں۔ اور بالآخر انہوں نے قادر و علیم خدا کی پیشگوئیوں کے خلاف تیرے نام اور تیری دعوت کو اہل مغرب سے چھپانے کی اپنی پالیسی بنالی تھی۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مسیح ناصری علیہ السلام کی طرح کہیں گے۔ وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علیٰ کل شئ شھید (باقی)

خاکسار جلال الدین شمس از لندن

سیرالیون میں تبلیغ اسلام

احمدیت کے مقابلہ میں عیسائیت کی ناکامی اور پادریوں کا اعتراف عجز

مولوی نذیر احمد صاحب سیرالیون سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ علاوہ جماعت احمدیہ کو صبح و شام درس القرآن دینے و وعظ کرنے کے فرداً فرداً لوگوں سے ملاقات کی اور تبلیغ کی گئی۔ روباط کا نائب امام اور ایک اور صاحب ملاقات کے لئے آئے ان کو تبلیغ کی گئی۔ گاؤں کا چیف معمول کے خلاف نماز جمعہ میں آیا۔ مسٹر عمر جاہ ترجمان اور سکول ٹیچر کو ان کے وطن میں ان کے رشتہ داروں کی تبلیغ کے لئے بھیجا۔ اور اس کے والد کے نام عربی میں اور گاؤں کے ایک سرکردہ شخص کے نام انگریزی میں خطوط تحریر کر کے بھیجے۔ ایک گاؤں سے ایک رئیس نے اپنا لڑکا احمدیہ سکول میں بھیجا۔ عیسائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کو تبلیغ کی گئی۔ اس کا رویہ پہلے سے بہتر ہے۔ بہت سے طلباء عیسائی سکول کو چھوڑ کر احمدیہ سکول میں داخل ہو گئے ہیں۔ فالحمد للہ

مسٹر عمر جاہ اپنے تبلیغی دورہ سے واپس آئے۔ اور رپورٹ کی۔ کہ لوگ ان کے ساتھ سخت انکار سے پیش آئے۔ اور عیسائیوں کی طرف داری کی عیسائی یورپین مبلغین جنہوں نے احمدیت سے پہلے ان کو عیسائی بنا لیا تھا جلد ہی مذہبی گفتگو سے پہلو تہی کرنے لگے۔ اور ان کے خلاف چیف کے پاس شکایت کرنے گئے۔ کہ اس کو ان کے ساتھ مذہبی گفتگو سے روکا جائے۔ اللہ اکبر جاء الحق وزھق الباطل۔

احمدیہ سکول کے لئے ایک جھنڈا تیار کیا گیا۔ آنریبل چیف قطبو جو لیجسلیٹو کونسل کے ممبر اور میرے دوست ہیں سال گذشتہ میں انہوں نے احمدیت قبول کی تھی تشریف لائے۔ میں نے ایک سال کے چندہ کے لئے انکو تحریک کی۔ انہوں نے وعدہ فرمایا کہ گاؤں جاکر ارسال کرونگا۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں کی حالت کچھ ایسی ہے کہ بالکل قلاش ہیں۔ اور چند امراء جو آسودہ حال ہیں شراب خوری اور دیگر فواحش میں مبتلا ہیں۔ چیف قطبو کے ہمراہ ڈائرکٹر آف ایگریکلچر اور دو اور یورپین جو سب کے سب پادری صاحب سمیت کونسل کے ممبر ہیں آئے۔ سب سے ملاقات کی اور احمدیہ سکول کا معائنہ کرایا۔ سوائے پادری صاحب اور ایک سیاہ فام ممبر کے سب خوش ہوئے۔ پادری صاحب نے گرجا میں لیکچر دیا۔ مگر ایک لفظ بھی عیسائیت کے عقائد مخصوصہ یا اسلام کے خلاف نہ کہہ سکے۔ میں نے لیکچر کے بعد ان کو اسلام کی دعوت دی۔ جس سے وہ بہت متعجب ہوئے ان سب کو گولڈ کوسٹ کے احمدیوں کے فوٹو دکھلائے۔ اور احمدیت کی اہمیت واضح کی۔ پادری صاحب کو جو اپنے مشن کے اعلیٰ ترین رکن ہیں۔ کتاب احمدیہ موومنٹ تحفتہً پیش کی۔ جملہ خواندہ احمدیوں کو ایک ٹی پارٹی دی۔ اور اسلام اور احمدیت اور اس کے فرائض کی طرف انہیں متوجہ کیا۔ باہر سے آئے ہوئے دو مہمان بھی شریک ہوئے۔ اسی طرح گورنمنٹ ایگریکلچر فارم کے سینئر افسر سے ملاقات کی۔ اور انہیں اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کا فوٹو لیں۔ انہوں نے منظور فرمایا۔ غیر احمدیوں کے مکان پر جاکر تبلیغ کی۔ ایک اور گاؤں کا نائب امام اور چیف سکول کا معائنہ کرنے کے لئے آئے۔ اور بہت خوش ہو کر گئے

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

سندھ میں تبلیغ

مولوی محمد مبارک صاحب مبلغ باندھی سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغ بذریعہ تقسیم ٹریکٹ و زبانی کی گئی۔ فرداً فرداً سر۔زین کو پیغام حق پہنچایا گیا اور سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ مسلمانوں کی عملی حالت کا نقشہ اور صداقت حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر کیا گیا۔ باندھی سے نواب شاہ آیا۔ جماعت کے اصحاب سے ملاقات کی۔ غیر احمدیوں کو ریلوے میں تبلیغ کی گئی۔ ایک پیغامی کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے۔ تبلیغی ٹریکٹ بھی دیئے گئے۔

کراچی میں تبلیغ

مولوی محمد نذیر صاحب قریشی تحریر کرتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک تبلیغی جلسہ احمدیہ لیکچر ہال میں ہوا۔ جس میں مسئلہ جہاد کی حقیقت پر تقریر کی گئی۔ جس میں غیر احمدی شرفاء بھی موجود تھے۔ ایک جلسہ تربیتی ہوا۔ جس میں سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے نہایت عمدگی کے ساتھ رپورٹ کا شائع شدہ مضمون محترمہ امۃ السلام صاحبہ کا پڑھ کر سنایا۔ جسے مستورات نے توجہ کے ساتھ سنا۔ اس کے بعد میں نے لجنہ اماء اللہ کو بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اور مستقل پروگرام کے ماتحت کام کرنے کی تلقین کی۔ اسی ضمن میں بتایا کہ لجنہ اماء اللہ قادیان ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات کو اجتماعی صورت میں پڑھنا چاہیئے۔ اسی طرح تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔ اور اعلےٰ اخلاق میں سچائی کے متعلق حضرت امیر المومنین کے خطبات کو اپنے الفاظ میں پیش کیا۔ اور بالاخر چندوں میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے علاوہ درس قرآن کریم اور درس حدیث برابر ہوتا ہے

پونچھ میں تبلیغ

مولوی محمد حسین صاحب پونچھ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں فرداً فرداً تبلیغ کے علاوہ گھروں میں بھی تبلیغ کی گئی۔

شہر پونچھ میں وکلاء کے کمرہ میں جاکر حضرت اقدس کی صداقت قرآن کریم سے بیان کر رہا تھا۔ کہ ایک وکیل صاحب کہنے لگے۔ ہم یہ باتیں سننا پسند نہیں کرتے۔ میں نے کہا کہ آپ کا مؤکل خواہ کسی حیثیت کا ہو۔ آپ اس کی باتیں سننے سے نہیں گھبراتے۔ میں تو اللہ تعالےٰ کا کلام سناتا ہوں اس کے سننے سے کیوں انکار ہے اس پر وہ خاموشی سے سنتے رہے۔

ملاں پیر محمد کے متعلق ایک دوست نے کہا۔ کہ وہ تبادلہ خیالات کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان کے مکان پر جاکر سلسلہ کلام شروع کیا گیا۔ وہ ہر بات میں لاجواب ہونے کے بعد کہتا تھا۔ کہ ہم مرزا صاحب کو نہیں مانتے۔

گورداسپور میں تبلیغ

ماسٹر مولا بخش صاحب تحریر کرتے ہیں کہ موضع بھنگواں میں ارائیں محلہ میں تبلیغ کی۔ ایک شخص فتح محمد نے کہا کہ اس وقت میں بیمار ہوں۔ اچھا ہونے پر حضرت صاحب کی بیعت کروں گا۔ ترکھی محلہ میں ایک سکھ نے اعتراض کیا۔ کہ گائے کھانا قرآن میں کہاں لکھا ہے۔ اس کو سمجھایا گیا۔ اور موچیوں کو تبلیغ کی گئی۔ اس کے بعد موضع ڈھپئی گئے۔ وہاں کچھ آدمیوں نے اعتراضات کئے۔ جن کے جواب دیئے گئے۔ وہاں سے موضع ٹھیکریوالے گئے۔ وہاں تبلیغ کی۔ جس کے نتیجہ میں بعض احباب نے بیعت کرنے کا وعدہ کیا

کشمیر میں تبلیغ

مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ سرینگر سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ پانچ مستورات کو انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ چار پر اچھا اثر ہوا۔ عام گفتگو ایک مجلس میں ہوئی۔ درس قرآن کریم وہاں بدستور جاری رہا۔

آگرہ میں تبلیغ

مولوی عبدالمالک صاحب مبلغ آگرہ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ حسب معمول درس قرآن کریم دیتا رہا۔ خدام الاحمدیہ کو قرآن کریم پڑھایا گیا۔ اور جماعت کے دوستوں کو تبلیغ کے لئے بعض ہدایات دیں۔ مختلف محلوں میں۔ ہوسٹلوں میں اور ڈاکٹر صاحبان کے گھروں پر جاجاکر تبلیغ کی۔ جو غیر احمدی اعتراضات کرتے ان کے مدلل جواب دیئے جاتے۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ و علامات آخری زمانہ و معجزات مسیح موعودؑ پر گھنٹوں بعض غیر احمدیوں سے گفتگو ہوئی ان کو اچھی طرح سمجھایا گیا۔ گرجا میں لیکچر کے بعد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ غرض خوب تبلیغ کی گئی۔ عورتوں کے جلسہ میں بھی ایک تقریر کی۔

لائلپور میں تبلیغی جلسے

۲۴ تا ۲۶ مارچ لائلپور کی مسجد فضل احمدیہ میں سکھ مسلم اتحاد۔ فرقہ ناجیہ۔ صداقت اسلام وفات مسیح علیہ السلام کے مضامین پر جناب مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی۔ اور گیانی واحد حسین صاحب نے تقریریں کیں۔ خدا کے فضل سے پبلک پر اچھا اثر ہوا۔ اور انصار اللہ کی کوششوں سے چک نمبر ۱۲۵ لکھیاں میں چار دوستوں نے بیعت کی۔

کنانور میں تبلیغ

مولوی عبداللہ صاحب ستھیا درو منس سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ کالیکٹ کے مشہور میدان میونسپل پارک میں چھ لیکچر ہوئے۔ تمام لیکچروں کا مدعا اسلام کی فضیلت اور احمدیت کی صداقت کا اظہار تھا۔ کم و بیش روزانہ سات آٹھ سو نفوس کی حاضری ہوتی تھی۔ ۱۲ مارچ کو یوم تبلیغ ہونے کی وجہ سے اسلام کی فضیلت اور کاملیت کے متعلق تقریر کی گئی۔ سامعین میں اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ تمام لوگ تا اختتام نہایت آرام تقریر سنتے رہے۔ جماعت کے احباب کا اندازہ ہے۔ کہ اس لیکچر میں ایک ہزار سے زیادہ کی حاضری تھی۔ عیسائیوں کے خلاف لیکچر دینے کی وجہ سے اب کالیکٹ میں ایسی فضاء پیدا ہو گئی ہے کہ پولیس کا بندوبست اور پہرہ کا انتظام کئے بغیر احمدیت کے متعلق برملا لیکچر دینا ممکن ہو گیا ہے۔ اور یہاں کے حالات کے لحاظ سے یہ احمدیت کی فتح کی علامت ہے۔ اس کے علاوہ روزانہ جماعت کی تربیت اور فرداً فرداً تبلیغ ہوتی رہی۔ بعض مولوی آتے رہے۔ اور سوال و جواب کرتے رہے۔ ایک نومسلم سے وفات مسیح پر گفتگو ہوئی۔

(مرتبہ صیغہ نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ)

اعتراف صداقت

میرا دائرہ معلومات جہاں تک ہے اس کے پیش نظر میں یہ کہنے میں اپنے آپ کو حق بجانب خیال کرتا ہوں۔ کہ سلسلہ احمدیہ بھولے بھٹکوں کو منزل مقصود پر پہنچانے کے لئے مشعل ہدایت ثابت ہو رہا ہے گو میرے ہم جلیس کتنے ہی اس کے منکر ہوں یا درپردہ اس کے مٹانے کی سعی لاحاصل کرتے ہوں۔ لیکن میں نے مطالعہ کتب و اخبارات سے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ اس بات کا مُنہ دِکھاتا ہے کہ اگر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی صحیح متبع جماعت ہے تو یہی ایک جماعت ہے۔ آئے دن اس جماعت کے مشاغل اسلام کی بہتری و بہبودی کا باعث بن رہے ہیں۔ نیز دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کا پلہ بھاری رکھنے میں ہر قسم کی سعی اور قربانی کرنے سے نہیں چوکتی۔ ان کی اپنی کتب ہی اس امر کی شاہد نہیں بلکہ دیگر مذاہب اور جماعتیں بھی کہیں بہ بانگ دہل اور کہیں دبی زبان سے ان کی قربانیوں کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ گو میں احمدی نہیں ہوں۔ لیکن ان کے جماعتی [illegible] نامعلوم وہ کونسی سپرٹ کارفرما ہے جو انہیں اسلام کا حقیقی خدمت گذار بنائے ہوئے ہے اس کے علاوہ ان کے اصول اور ضوابط کو دیکھتے ہوئے اسلام کی صحیح غلامی قلوب میں سما جاتی ہے۔ میں اس سے زیادہ تفصیل میں نہ جاتا ہوا اقرار کرتا ہوں۔ کہ مجھے جماعت احمدیہ کی مذہبی قربانیوں اور جاں نثاریوں کا ...

ملکی حالات اور واقعات

صدر کانگرس کا ایک تازہ بیان

۵ راپریل کو جھریا سے مسٹر بوس صدر کانگرس نے ایک بیان شائع کرایا ہے جس کے دوران میں لکھتے ہیں۔ کہ ورکنگ کمیٹی کی ساخت میں التوا کی وجہ جیسا کہ میں ۲۵ مارچ کے بیان میں کہہ چکا ہوں یہ ہے کہ تری پور کانگرس کی قرارداد کے مطابق اس کا فیصلہ گاندھی جی کی مرضی سے ہوسکتا ہے۔ اور میں ابھی ان سے ملنے کے قابل نہیں ہوں۔ میرے اس بیان سے بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ میں اس قرارداد کی پابندی نہیں کرونگا۔ جو صحیح نہیں۔ اگر میں چاہتا۔ تو یہ قرارداد پیش ہی نہ ہونے دیتا۔ کیونکہ یہ بعد از وقت پیش ہورہی تھی۔ لیکن میں نے یہ اصطلاحی رکاوٹ پیدا کرنا مناسب نہ سمجھا خواہ میرے ذاتی خیالات خواہ کچھ ہوں۔ میں اس کی پابندی ضرور کروں گا۔ ہاں اگر کسی وجہ سے میں اسے عملی جامہ نہ پہنا سکا۔ تو میں آئینی ضابطہ کے مطابق اپنا رستہ اختیار کروں گا۔ آپ نے مرکزی اسمبلی کے ان کانگرسی ممبروں کے طرز عمل کو ناپسند کیا ہے۔ جو پارٹی کے دیگر ارکان کے ساتھ گاندھی جی سے ملنے نہ گئے۔ اگر وہ تری پوری کانگرس کے واقعات کو اب تک فراموش نہیں کرسکے۔ تو بھی انہیں گاندھی جی کے خلاف کوئی شکوہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ تو وہاں جا ہی نہ سکے تھے۔ نیز اس معاملہ کو صوبجاتی رنگ دینا مناسب نہیں۔ کیونکہ یہ تو ایک آل انڈیا مسئلہ ہے۔ یہ جھگڑا بعض اصول پر مبنی ہے۔ صدارتی انتخاب میں دوسرے صوبوں نے ہمیں اتنی گرانقدر امداد دی ہے۔ کہ جس کے بغیر میری کامیابی محال تھی۔ پھر تری پوری میں بھی رائے دہندوں کی اکثریت نے ہمارے حق میں ووٹ دیئے اور مجھے کوئی شبہ نہیں۔ کہ آئندہ بھی یہ لوگ ہمارا ساتھ دیں گے۔ اور ہماری تعداد روز بروز بڑھتی جائے گی۔

ایک اور بیان میں سبھاش بابو نے لکھا ہے۔ گذشتہ دنوں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ دہلی میں بعض سرکردہ کانگرسی لیڈر بعض سرکاری تقاریب میں شریک ہوئے لیکن تحقیقات سے یہ بات غلط ثابت ہوئی۔ اس بارہ میں مجھ سے کانگرس کی پالیسی کی وضاحت چاہی گئی ہے۔ اس لئے میں قطعی طور پر یہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ سرکاری تقاریب میں کانگرسی کارکنوں پر پابندیاں بدستور ہیں۔ اور اس میں تبدیلی کرنے یا کوئی نرمی ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ واردھا میں ۱۴ راگست ۱۹۳۷ء کو ورکنگ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ کانگرس پارٹیوں کے تمام ممبر گورنروں کے استقبال اور دیگر سرکاری تقاریب میں شریک نہ ہوا کریں۔ حتیٰ کہ وزراء کو بھی اس کی اجازت نہیں۔ اس فیصلہ کو گاندھی جی کی منظوری بھی حاصل ہے۔

لالہ ہردیال ایم۔ اے کی وفات

۴ مارچ ۱۹۳۹ء کو لالہ ہردیال ایم۔ اے فیلڈلفیا (امریکہ) میں حرکت قلب بند ہو جانے سے فوت ہوگئے۔ چند روز ہوئے ان کی وفات کی خبر دہلی میں مشہور ہوئی تھی مگر اس کی تصدیق نہ ہوسکی۔ ان کے رشتہ داروں نے اب میسرز تھامس کک اینڈ سنز کے ذریعہ اس کی تصدیق کرائی ہے

لالہ صاحب دہلی کے رہنے والے تھے۔ اور سینٹ سٹیفنس کالج سے آپ نے اعزاز کے ساتھ ایم۔ اے پاس کیا۔ اور سرکاری وظیفہ پر تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان چلے گئے لیکن ۱۹۰۳ء میں جب ہندوستان میں سیاسی بیداری کے کچھ آثار دیکھے جانے لگے۔ تو آپ تعلیم چھوڑ چھاڑ کر واپس آگئے۔ اور نوجوان گروہوں کو سیاسی تعلیم دینے لگے۔ بہت سے لوگ آپ کے چیلے بن گئے۔ ۱۹۰۸ء میں انہوں نے بھارت ماتا سوسائیٹی" قائم کی جسے حکومت نے باغیانہ قرار دیدیا۔ اور اس کے ممبر گرفتار کرلئے۔ اس زمانہ میں بنگال میں بم پارٹی زور پکڑ رہی تھی۔ اور سیاسی ورکر گرفتار کئے جارہے تھے۔ اس وقت لالہ جی۔ سردار اجیت سنگھ اور صوفی امبا پرشاد بھاگ کر غیر ممالک میں چلے گئے۔ (سردار اجیت سنگھ آج کل برازیل میں ہیں۔ اور پنجاب اسمبلی میں حال میں ان کے متعلق حکومت نے کہا ہے کہ وہ چاہیں تو پاسپورٹ لے کر واپس آسکتے ہیں) لالہ جی فرانس چلے گئے۔ وہاں سے مصر اور مصر سے پھر پیرس آئے۔ اور وہاں سے امریکہ جا پہنچے یورپ کے قریباً تمام ممالک میں لالہ جی پھرتے رہے۔ اور پروپیگنڈا کرتے رہے۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے قیصر جرمنی سے بھی ملاقات کی تھی۔

جب سے کانگرس کو حکومت میں عملی دخل حاصل ہوا ہے۔ متواتر کوشش ہو رہی تھی کہ انہیں واپس آنے کی اجازت مل جائے۔ چنانچہ گذشتہ سال مرکزی حکومت نے انہیں اجازت دے بھی دی۔ اور وہ واپس آنے کے لئے بالکل تیار تھے۔ مگر وہاں لیکچروں کا ایک سلسلہ جو شروع کر رکھا تھا۔ اسے ختم کرنے کی غرض سے ٹھہر گئے۔ اور اس اثناء میں ہی انتقال ہوگیا ہندو اخبارات میں لالہ جی کے بعض مضامین شائع ہوتے رہتے تھے۔ جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ پکے مہا سبھائی تھے۔

پنجاب اسمبلی کی ۵ اپریل کی کارروائی

۵ راپریل کو جب اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ تو ممبروں کے حقوق و مراعات کے ضمن میں چار سوال اٹھائے گئے۔ سب سے پہلے چودھری صاحب داد خان نے سپیکر کی توجہ ایک ہندو اخبار کی طرف منعطف کراتے ہوئے کہا۔ کہ اس نے میرے متعلق لکھا ہے کہ میں وزارتی پارٹی سے علیحدہ ہونے والا ہوں حالانکہ یہ خبر بالکل غلط ہے وزیر اعظم نے چودھری صاحب کی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس اخبار کے ایڈیٹر (ڈاکٹر ستیہ پال) اس ہاؤس کے ممبر ہیں۔ پھر بھی اس میں اس قدر شر انگیز دروغ بافی کی گئی ہے۔ ان الفاظ پر کانگرسیوں نے احتجاج کیا۔ تو وزیر اعظم نے اپنے الفاظ واپس لے لئے۔

دوسرا پوائنٹ وزیر اعظم نے اسی اخبار کی ایک اور تحریر پر اٹھایا۔ جو سر سکندر حیات پنڈت نہرو کی سٹرن میں" کے عنوان سے بالکل غلط درج کی گئی تھی۔ تیسرا پوائنٹ سردار نونہال سنگھ کی طرف سے اس بناء پر اٹھایا گیا۔ کہ اس اخبار نے لکھا ہے کہ خالصہ نیشنل پارٹی نے اسپنے لیڈر سر سندر سنگھ کو الٹی میٹم دیدیا ہے۔ کہ اگر اس کے مطالبات منظور نہ ہوئے تو وہ وزارتی پارٹی سے الگ ہو جائیں گے۔ چوتھا پوائنٹ دیوان چمن لال نے ایک پوسٹر کی بناء پر اٹھایا جس میں ان کے متعلق یہ غلط خبر درج تھی۔ کہ وہ میر مقبول محمود کے ساتھ ایک کسان جلسہ میں تقریر کریں گے۔ دیوان صاحب نے کہا۔ ہم دونوں کا ایک ہی جلسہ میں اکٹھا ہونا ناممکن ہے۔ سپیکر نے اخبار کے اوراق اور پوسٹر لے لئے۔ اور کہا کہ وہ ان کے متعلق بعد میں رولنگ دیں گے۔ اس کے بعد سارجنٹ ایٹ آرمز بل پر بحث شروع ہوئی۔ چودھری کرشن گوپال دت نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ بل شر انگیز ہے۔ اور اس میں ناشائستہ طور پر وحشیانہ طاقت کے استعمال کی سفارش کی گئی ہے۔ چودھری صاحب نے اپنی تقریر میں کئی مرتبہ صدارت کی غیر جانبداری پر حملہ کیا۔ لیکن صدر کے کہنے پر اپنے الفاظ واپس لے لئے۔ آخر میں چودھری صاحب نے صدر سے اپیل کی۔ کہ وہ یہ کہ کر اس بل کو مسترد کردیں۔ کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ اور کہا کہ اگر آپ ایسا کریں۔ تو تاریخ آئین میں آپ کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ میں ڈیموکریسی اور آئین کے نام پر آپ سے اپیل کرتا ہوں۔

آخر میں چودھری صاحب کی یہ تجویز کہ یہ بل دوبارہ سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کردیا جائے۔ گر گئی۔ نادون ضلع کانگڑہ میں اذان پر ہندوؤں کی طرف سے رکاوٹ کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ اس گاؤں میں مسلمانوں کی آبادی کم ہے۔ پہلے ان کی دو مسجدیں تھیں۔ لیکن تھوڑا عرصہ ہوا۔ انہوں

نے ایک سکول کو بھی مسجد میں تبدیل کر دیا۔ جس کے نزدیک سادھوؤں کا ایک اڈہ ہے۔ اور وہ اذان کے وقت آرتی کرنے لگتے ہیں۔ حکومت نے فریقین کے خلاف مقدمات چلا دیئے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں کہا گیا۔ کہ پولیس کانسٹیبلوں کی تنخواہوں میں اضافہ کی کوئی تجویز نہیں۔ ایک ممبر نے دریافت کیا۔ کہ گذشتہ سول نافرمانی اور عدم تعاون کی تحریک میں کتنے سرکاری ملازم مستعفی ہوئے۔ کتنے برخاست ہوئے۔ کتنی جائیدادیں ضبط ہوئیں۔ کتنے اخبار اور پریسوں سے ضمانتیں طلب کی گئیں۔ سردار اجل سنگھ پارلیمنٹری سیکرٹری نے کہا۔ کہ حکومت ان امور کے متعلق ہسٹاریکل ریسرچ کرنے کے لئے تیار نہیں۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

البانیہ پر اطالوی حملہ کی افواہیں

البانیہ بحیرہ ایڈریاٹک کے کنارے ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ جس کا فرمانروا ایک مسلمان احمد زوغو نام ہے۔ اٹلی کو اس ملک میں کافی اثر و رسوخ حاصل ہے۔ قریباً دس روز ہوئے یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ اطالوی فوجیں اس پر قابض ہو گئی ہیں۔ مگر حکومت اٹلی نے سرکاری طور پر اس کی تردید کر دی تھی۔ کل کے اخبارات میں پھر اس خبر کو جلی عنوان کے ساتھ درج کیا گیا تھا۔ کہ اٹلی کی بندرگاہوں پر جنگی جہاز بیس ہزار اطالوی فوجیوں کو البانیہ لے جانے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ اور کہ شاہ البانیہ خود چاہتے ہیں۔ کہ البانیہ اٹلی کی حفاظت میں چلا جائے لیکن آج کے اخبارات میں روما سے ۵ اپریل کی آمدہ ایک خبر ہے۔ کہ حکومت اٹلی نے سرکاری طور پر اس کی تردید کی ہے۔ البتہ یہ لکھا ہے۔ کہ دونوں ملکوں میں شاہ البانیہ کی خواہش کے مطابق ایک معاہدہ ضرور ہو رہا ہے۔

حکومت البانیہ کی طرف سے بھی یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی آزادی کو کبھی قربان نہیں کرے گی۔ اور اپنے اندرونی معاملات میں کسی بیرونی سلطنت کی مداخلت قطعاً گوارا نہ کرے گی۔ ۱۹۲۷ء میں برطانیہ اور اٹلی میں جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس کی بھی ایک اہم دفعہ یہ تھی۔ کہ اطالیہ البانیہ کی آزادی کو کبھی ختم نہیں کرے گا۔ لیکن ان تردیدوں اور معاہدوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ یہ روز بروز پھیلنے والی افواہیں اس امر کی غمازی کر رہی ہیں۔ کہ اٹلی کی طرف سے اس قسم کا اقدام کوئی بعید بات نہیں۔ خصوصاً اس صورت میں۔ کہ جرمنی اپنی سلطنت کی وسعت میں نہایت بے باکی اور جرأت سے کام لے رہا ہے۔ اور فرانس اور برطانیہ اس کی پیش قدمی کو روکنے میں اس وقت تک ناکام رہے ہیں۔

انگلستان میں بم بازی کی وارداتیں

لنڈن سے ۵ اپریل کی ایک خبر مظہر ہے کہ برمنگھم میں تین خوفناک بم پھٹے۔ جس سے اردگرد کے مکانوں کی کھڑکیاں اڑ گئیں۔ عمارتوں کو اور بھی نقصان پہنچا۔ لیکن نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔ جنوری فروری میں ایسی وارداتیں بکثرت ہوئی تھیں۔ اور اب قریباً دو ماہ کے سکون کے بعد پھر سات آٹھ مقامات پر بم پھٹنے کے واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں گرفتار ہونے والے لوگ عدالتوں میں آئرلینڈ زندہ باد کے نعرے لگاتے ہیں۔ اور وارداتوں کی جگہوں پر جو اشتہارات وغیرہ دستیاب ہوتے ہیں ان سے بھی ان کا تعلق آئرلینڈ کے جمہوری گروہ سے ثابت ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو پانچ پانچ اور سات سات سال قید کی سزائیں دی جا رہی ہیں۔ لیکن ان وارداتوں کا انسداد ہونے میں نہیں آتا۔

آئرلینڈ کی جمہوری پارٹی کا مطالبہ ہے۔ کہ انگلستان ان کے ملک کے ساتھ قطعاً کوئی واسطہ نہ رکھے۔ ملک معظم آئندہ آئرلینڈ کے بادشاہ نہ کہلائیں۔ وہاں یونین جیک نہ لہرایا جائے۔ اور اس ملک کی امریکہ۔ فرانس اور دیگر جمہوریتوں کی طرح ایک مستقل حیثیت تسلیم کی جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحریک اچھی خاصی منظم ہے۔ اور گو انگلستان کے ارباب حل و عقد نے اس کے لیڈروں کے ساتھ ابھی تک کسی گفتگوئے مفاہمت کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ لیکن آخر اسے ایسا کرنا پڑے گا۔ کیونکہ جنگ میں اگر برطانیہ کو شامل ہونا پڑا۔ تو اس قسم کی اندرونی فساد انگیزیاں اس کے لئے سخت نقصان کا موجب ہو سکتی ہیں۔

شام میں نازک صورت حالات

بیروت سے الاہرام کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ شام کی نیشنل کانگرس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جب تک فرانس کے اقتدار کا خاتمہ نہ ہو جائے۔ وہ فرانس کے ساتھ قطعاً تعاون نہیں کرے گا۔ مظہر اسلان پاشا کو نئی وزارت مرتب کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ مگر اس نے انکار کر دیا ہے۔ لوگ ہڑتالیں اور مظاہرے کر رہے ہیں۔ مظاہرین کی پولیس کے ساتھ کئی مرتبہ مڈبھیڑ ہوئی جس میں فریقین کے کافی آدمی زخمی ہوئے۔ دمشق میں فرانسیسی فوجوں کا پہرہ لگا ہوا ہے۔ کئی مقامات پر مشین گنیں نصب ہیں۔ فرانسیسی ہائی کمشنر نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہر قسم کا مجمع اور مظاہرہ خلاف قانون ہے۔ اور کہ اگر فوج کے ساتھ ذرا بھی چھیڑ چھاڑ کی گئی تو ایسا کرنے والوں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں گی۔ پارلیمنٹ کا اجلاس ایک ماہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اور لوگوں سے اپیل کی گئی ہے کہ امن کو قائم رکھیں۔ نیشنل کانگرس کے اجلاس پے بہ پے ہو رہے ہیں۔ انسپکٹر جنرل پولیس نے اپنے عہدہ سے استعفےٰ دے دیا ہے۔ اور اس کی وجوہات میں لکھا ہے۔ کہ وہ قوت کے ساتھ مظاہرین کو منتشر کرنے کی ذمہ واری نہیں لے سکتے۔

مانچوکو اور روس نیز ہنگری اور سلواکیہ کی جنگ

ٹوکیو سے ۴ اپریل کی خبر ہے کہ مانچوکو اور روس کی سرحد پر جاپانی اور روسی سپاہیوں میں تصادم کی کئی وارداتیں ہو چکی ہیں۔ دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ اور حالات سخت نازک ہو گئے ہیں۔ دو درجن روسی سپاہیوں نے مانچوکو کی سرحد کو عبور کر کے جاپانی سپاہیوں پر حملہ کیا تھا۔ اس کے جواب میں جاپانیوں نے بھی حملہ کیا۔ اس پر روسیوں کی امداد کے لئے مزید سپاہی اور مشین گنیں پہنچ گئیں۔ اور انہوں نے جاپانیوں پر شدید حملہ کیا۔ دوسرے روز پھر روسیوں نے جاپانیوں پر حملہ کیا۔

اگرچہ کل کے اخبارات میں ہنگری اور سلواکیہ کی سرحدات کی تعیین کے متعلق کمیشن کے فیصلہ کی خبر آ چکی ہے۔ لیکن اس کے باوجود برلن سے آمدہ ۵ اپریل کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ روتھینیا اور سلواکیہ کی سرحد پر ہنگرین اور سلواکی افواج میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ جس میں ہنگرین فوج کا ایک دستہ بالکل تباہ بھی ہو چکا ہے۔